

## 36722- حائض اور نفاس والی عورت سے مباشرت

سوال

کیا حیض اور نفاس کی مدت میں بیوی سے مباشرت جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

حیض اور نفاس کی حالت میں بیوی سے مباشرت اور لذت و تفریح کی تین قسمیں ہیں :

پہلی قسم :

بیوی سے جماع کے ساتھ مباشرت کی جائے، یہ قسم تو قرآنی نص اور مسلمانوں کے اجماع کے مطابق حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿آپ سے حیض کے بارہ میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے، حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو﴾۔ البقرة(222)۔

دوسری قسم :

ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے مباشرت کرنا یعنی بوس و کنار، اور معانقہ وغیرہ، اس کے حلال ہونے پر سب علماء کرام کا اتفاق ہے۔

دیکھیں شرح مسلم للنحوی۔ اور *اللغنی* ابن قدامہ (414/1)۔

تیسرا قسم :

ناف اور گھٹنوں کے مابین قبل اور در بکے علاوہ مباشرت کرنا۔

اس قسم کے جواز میں علماء کرام کا اختلاف ہے، امام مالک، امام شافعی، امام ابو حییہ، رحمہم اللہ اس کی تحریم کے قائل ہیں، اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے جواز کے قائل ہے اور بعض مالکیہ، شافعیہ، اور حنفیہ اس کے قائل ہیں، امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں، دلائل کے اعتبار سے قوی قول یہی اور اختیار بھی یہی کیا گیا ہے۔ اہ۔

جائز قرار دینے والوں نے مندرجہ ذیل دلائل دیے ہیں :

قرآنی دلائل :

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو، پاک ہونے سے قبل ان کے قریب نہ جاؤ﴾۔ البقرة(222)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ شرح المسمّع میں کہتے ہیں :

حیض سے مراد حیض والی جگہ اور مدت مراد ہے، اور اس کی بگہ شر مگاہ ہے لہذا جب تک وہ حالت حیض میں ہے جماع کرنا حرام ہو گا۔ احمد یحییٰ شرح المسمّع (413/1)۔

ابن قادمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

خون والی جگہ سے علیہ رہنے کی تخصیص اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے علاوہ جائز ہے۔ احمد یحییٰ المفہی لابن قادمہ (415/1)

سنّت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دلائل :

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہودیوں میں سے کوئی عورت حالت حیض میں ہوتی تو وہ اس کے ساتھ کھاتے پیتے بھی نہیں تھے اور نہ ہی انہیں اپنے گھروں میں رکھتے تھے تو صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارہ میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی :

﴿اپ سے حیض کے بارہ میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ وہ گنگی ہے، حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو۔۔۔ آیت کے آخر تک﴾۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جماع کے علاوہ باقی سب کچھ کرو۔

جب یہودیوں کو اس کا پتہ چلا تو وہ کہنے لگے اس شخص کو ہمارے ہر کام میں مخالفت ہی کرنی ہوتی ہے۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (302)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں :

حدیث میں جو یہ لفظ آتے ہیں کہ (لم یجأ مَوْهِنٌ فِي الْبَيْتِ) کا معنی یہ ہے کہ وہ گھروں میں ان سے ملٹے جلتے اور ایک ہی گھر میں نہیں رکھتے تھے۔

عکرمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حیض کی حالت میں کچھ کرنا چاہتے تو بیوی کی شر مگاہ پر کپڑا ڈال دیتے۔ سنن ابو داود حدیث نمبر (272)۔

حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس کی اسناد قوی ہے احمد، اور علامہ البافی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے صحیح ابو داود (242) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

مستقل فتویٰ کیمیٹی (الجعیہ الدائمة) نے یہ فتویٰ دیا ہے :

حیض کی حالت میں خاوند پر اپنی بیوی سے جماع حرام ہے، لیکن اسے یہ حق ہے کہ جماع کے علاوہ میں وہ مباشرت کر سکتا ہے۔ احمد

یحییٰ فتاویٰ الجعیہ الدائمة (5/359)۔

اور مرد کے لیے بہتر ہے کہ اگر وہ بیوی سے حیض کی حالت میں استنایع کرنا چاہے تو اسے کہ کہ وہ ناف سے لیکر گھٹنوں تک کوئی چیز پہن لے پھر اس کے علاوہ حصہ میں مباشرت کر لے

اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی میں کہ جب ہم میں سے کوئی ایک حیض کی حالت میں ہوتی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مباشرت کرنا چاہتے تو اسے کہتے کہ وہ چادر باندھ لے اس کے بعد اس سے مباشرت کرتے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (302) صحیح مسلم حدیث نمبر (2293)۔

ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے حیض کی حالت میں چادر کے اوپر مباشرت کیا کرتے تھے۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (294)۔

خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ : حدیث میں فور حیضت کے معنی ہے کہ حیض کے شروع یا پھر اس کی اکثریت میں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

جماع کے علاوہ باقی سب کچھ کرو۔ عون المعبود حدیث نمبر (2167)

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ تہذیب السنن میں اس حدیث کی شروع کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اس سے ظاہر ہے کہ تحریم تصرف حیض والی بگہ کے بارہ میں ہے جو کہ جماع ہے، اس کے علاوہ باقی مباح ہے، اور جن احادیث میں چادر کا ذکر ہے وہ اس سے تعارض نہیں رکھتیں، اس لیے کہ وہ اس گندگی سے بچنے کے لیے زیادہ بہتر طریقہ ہے اچھے کمی بیشی کے ساتھ۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ حیض کے ابتدائی اور آخری ایام میں فرق کر دیا جائے، اور خون کے زیادہ آنے کے وقت ناف سے لیکھنے تک چادر سے ڈھانپنا مستحب ہو جو کہ حیض کے ابتدائی ایام میں ہے۔

حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اس کی تائید مندرجہ ذیل حدیث کرتی ہے جسے ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے :

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک خون کی تیزی سے بچتے اور اس کے بعد مباشرت کرتے۔ اچھے کمی بیشی کے ساتھ۔

تہذیب :

اوپر جو بھی احکام بیان کیے گئے ہیں ان میں حیض اور نفاس والی عورتیں سب برابر ہیں۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حیض کی حالت میں بیوی سے مباشرت کرنے کی اقسام بیان کرنے کے بعد کہا ہے :

اور نفاس والی عورتیں بھی اس میں حیض والیوں کی طرح ہی ہیں۔ احمد بیکھیں المغنی لابن قدامہ (419/1)۔

واللہ عالم۔